حضرت صدر وفاق...... گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم

حضرت صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث، رئیس المحدثین مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ آج ہم میں نہیں ہیں، ان کے جانے سے اُمت مسلمہ اور خاص کر پاکستان کے دینی مدارس اور وفاق المدارس العربیہ کو جو نقصان ہوا ہے، جو خلا پیدا ہوا ہے، اس کی تلافی اور اس خلا کا پُر ہونا بہت مشکل نظر آتا ہے، وہ اتحاد واتفاق کی ایک علامت اور استعارہ تھے، حضرت کے انتقال کے بعد ابھی جو چند روز گذرے ہیں، اس میں احقر کو دنیا بھر سے، ہر مکتب فکر کے علماء، دانشوروں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے تعزیتی پیغامات اور خطوط لکھے ہیں اور حضرت صدر وفاق کی رحلت کے سانحے پر اپنے غم اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ وہ امت کا اثاثہ تھے اور نہ جانے کس قدر فتنے، ان کے وجود باسعود کی وجہ سے رُکے ہوئے تھے کہ ایسے اللہ والوں کی موجودگی کئی ناگہانی آفتوں اور فتنوں کی راہ میں رکاوٹ ہوتے ہیں، وہ صرف مکتب اہل سنت والجماعت دیوبندہی کے لیے نقطہ اتحاد نہیں تھے، بلکہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس کے بھی صدر تھے اور پاکستان کے دوسرے مکاتب فکر بھی ان کی قیادت وسیادت پر متفق تھے۔

حضرت صدر وفاق رحمۃ اللہ علیہ کے جانے سے جہاں ان کے صاحبزادے مولانا محمد عادل خان صاحب، مولانا عبید اللہ خالد صاحب، ان کا خاندان، جامعہ فاروقیہ متاثر ہوا ہے، وہاں احقر اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان بھی سب سے زیادہ براہ راست متاثر ہوا ہے، گذشتہ اڑتیس سال سے وفاق المدارس العربیہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی حاصل رہی اور تقریباً اتنے ہی عرصے میں احقر کو بھی رکن مجلس عاملہ، نائب صدر اور پھر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کی حیثیت سے حضرت کی رہنمائی وسرپرستی، شفقت وحوصلہ افزائی اور توجہ ودعائیں حاصل رہی ہیں۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۸۰ء میں جب وفاق کے ناظم اعلیٰ بنے تو انھوں نے وفاق کے اغراض ومقاصد کی روشنی میں خالصتاً تعلیمی طرز پر کام کرنے پر زور دیا۔ اور وفاق کے قواعد ضوابط کی پاسداری کو مدارس اور وفاق کی ترقی کا مظہر قرار دیا۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے سعی فرمائی۔ وفاق کے دائرے میں وسعت کے لیے پورے ملک کے مدارس کے دورے کیے اور وفاق کے ساتھ الحاق پر آمادہ کیا۔ ان کی قیادت میں وفاق کے تحت تمام درجات کے امتحانات کا انعقاد شروع ہوا۔ وفاق کی سند کو حکومتی سطح پر تسلیم کرانے کے لیے ابتدا

ہی سے اکابرین نے کوشش فرمائی، بالآخر حضرت مولانا سلیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں یہ جدوجہد بارآور ثابت ہوئی اور وفاق کی سند (شہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی وایم اے اسلامیات تسلیم کرلی گئی۔ یہ اسی محنت کا ثمرہ ہے کہ آج وفاق کے فضلاء مختلف شعبہ ہائے زندگی میں علماء حق کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی دینی وملی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے وفاق کی ترقی واستحکام کے لیے اسے تعلیمی وتربیتی ادارہ رکھنا ضروری سمجھا۔ الحمدللہ! حضرت نے اپنے پورے عرصہ قیادت میں وفاق کے اغراض ومقاصد وضوابط کو مقدم رکھا اور اس کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں اور ہر موقع پر پوری قوت کے ساتھ اس کا تحفظ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج وفاق عالمی سطح پر ایک امتیازی مقام رکھتا ہے۔ جملہ مدارس اس کے تحت یکجا ہیں اور اسے اپنے لیے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔

اسی طرح ۱۹۹۸ء سے احقر کو وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے حضرت کی سرپرستی میں خدمت کا موقع ملا، احقر نے آپ کی نگرانی میں وفاق کے دفتری نظم کو جدید خطوط پر استوار کیا، ہر فورم پر مدارس کے دفاع اور ترجمانی کا فریضہ ادا کیا، خاص کر نائن الیون کے بعد اور پھر سانحہ پشاور کے بعد مدارس دینیہ کو جس کٹھن دور کا سامنا کرنا پڑا، اس کڑے وقت میں، اہل مدارس کے دفاع اور درست سمت میں ان کی رہنمائی اور ان کے تحفظ وبقا کی جنگ لڑی اور حضرت کی توجہ وسرپرستی اور دیگر اکابر کی دعاؤں سے الحمدللہ ہمیں ہر محاذ پر کامیابی حاصل رہی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میری رفاقت کی سرگذشت تقریباً چالیس سال پر محیط ہے، احقر اس پورے طویل عرصے میں حضرت سے سیکھنے، حضرت کی ہدایات پر عمل کرنے اور ان کی رہنمائی کو غنیمت سمجھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہا ہے، آخر میں جب حضرت کا ضعف قدرے بڑھ گیا تھا، میں وفاق المدارس کے ایک ایک معاملے میں، براہ راست ان کی خدمت میں حاضر ہوکر یا فون پر ان سے رہنمائی لیتا، اُن سے مشورہ کرتا اور اسی کے مطابق آگے بڑھتا اور الحمدللہ اس طرح دفاع مدارس کے ہر محاذ پر ہمیں کامیابیاں ملتی رہی ہیں اور وفاق کا جو شہرہ آج آفاق تک پہنچا، یہ اسی کی برکت اور ثمرہ ہے، حضرت اقدس رحمۃ اللہ کی وفات سے چار روز قبل احقر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد امور میں راہنمائی فرمائی، میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور دعائیہ کلمات سے نوازا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمات اور شفقت واعتماد کا اظہار میرے لئے سرمایہ اور باعثِ شکر ہے۔

حضرت صدر وفاق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ معیت ورفاقت کا جو طویل عرصہ گذرا، اس میں دینی مدارس کی اہمیت کو اُجاگر کرنے، دفاع مدارس کے محاذ پر سرگرم رہنے، سرکاری اور غیر سرکاری ملکی اور غیرملکی فورموں پر مدارس کے مقدمہ لڑنے کا اعزاز احقر کو حاصل رہا اور ان کی ہدایات، سرپرستی اور رہنمائی سے ایک مزاج اور انداز ملا، ان شاءاللہ ہمارا عزم ہے کہ اکابر کی اس امانت کی ہم حفاظت بھی کریں گے اور اس مشن کو جہدِ پیہم کے ساتھ آگے بڑھائیں گے جس کے لیے حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دیگر اکابر نے لازوال قربانیاں دیں اور اسے کامیاب وفتح یاب بنایا۔

احقر اپنے اِن تاثرات کے آخر میں ان تمام علماء، صلحاء، دانشوران ملک وملت اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کا شکریہ ادا کرتا ہے، جنھوں نے اس غم کی گھڑی میں ہم سے تعزیت کی، تسلی دی، حوصلہ دیا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت اور بلندیِ درجات کے لیے دعائیں کیں:

آتی ہی رہے گی، تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن، تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا